سفر میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا جائز ہے

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علٰی رسولہ الأمین ، أما بعد:

اللہ تعالیٰ نے ہر مکلّف انسان (و جن) پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جیسا کہ مشہور و متواتر احادیث اور اجماعِ اُمت سے ثابت ہے۔ نبی ﷺ نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: **((إنك تقدم علٰی قوم من أهل الکتاب فلیکن أوّل ما تدعوهم إلٰی أن یوحّدوا اللّٰه تعالٰی، فإذا عرفوا ذلك فأخبرهم أن اللّٰه فرض علیهم خمس صلواتٍ في یومهم ولیلتهم .....))**

تم اہلِ کتاب کی ایک قوم کے پاس جا رہے ہو لہٰذا سب سے پہلے انھیں اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف دعوت دینا، جب وہ اسے سمجھ لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ نے اُن پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ (صحیح بخاری:۷۳۷۲، صحیح مسلم:۱۹)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ بے شک نماز مومنوں پر اپنے مقررہ وقت پر فرض کی گئی ہے۔ (النساء:۱۰۳)

اس عام حکم سے وہ نمازیں مستثنیٰ ہیں جن کا جمع کرنا یعنی ایک نماز کا دوسری نماز کے ساتھ اکٹھا کر کے پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے مثلاً:

عرفات میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرنا، مزدلفہ میں مغرب و عشاء کا جمع کرنا اور سفر میں دو نمازیں جمع کرنا۔ وغیرہ

اس مختصر اور جامع مضمون میں ان احادیث و آثار کا تذکرہ پیشِ خدمت ہے جن سے سفر میں دو نمازیں جمع کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔

۱۔ سفر میں مطلق جمع بین الصلوٰتین کا ثبوت

① نافع سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو جب

سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر لیتے تھے۔

(موطأ امام مالک ۱/۱۴۴ ح ۳۲۷ وسندہ صحیح، روایۃ عبدالرحمٰن بن القاسم بتحقیقی: ۱۹۹، صحیح مسلم: ۴۲/۷۰۳)

اس مفہوم کی روایت سالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ کی سند کے ساتھ بھی موجود ہے۔

(دیکھئے صحیح بخاری: ۱۱۰۶، صحیح مسلم: ۴۵/۷۰۳)

② سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر لیتے تھے۔

(صحیح بخاری: ۱۱۰۷، صحیح مسلم: ۵۱/۷۰۵، ترقیم دارالسلام: ۱۶۳۰)

③ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرتے تھے۔ (صحیح بخاری: ۱۱۰۸، صحیح مسلم: ۷۰۴، دارالسلام: ۱۶۲۵)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج کے زوال سے پہلے سفر (شروع) کرتے تو ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر کر کے دونوں نمازوں کو جمع کرتے تھے اور اگر آپ کے سفر سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر سوار ہو جاتے تھے۔ (صحیح بخاری: ۱۱۱۱، صحیح مسلم: ۷۰۴)

④ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔

راوی نے اپنے استاذ سے پوچھا: آپ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: آپ کا ارادہ تھا کہ آپ کی اُمت کو حرج (تکلیف) نہ ہو۔

(صحیح مسلم: ۵۳/۷۰۶، دارالسلام: ۱۶۳۲، وسندہ صحیح)

⑤ عمر بن علی بن ابی طالب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ (سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) جب سورج غروب ہونے اور اندھیرا چھا جانے کے وقت سفر کرتے تو (سواری سے) اتر کر مغرب کی نماز پڑھتے پھر شام کا کھانا کھاتے پھر عشاء کی نماز پڑھتے۔ اس کے بعد سفر کرتے اور فرماتے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

(سنن ابی داود: ۱۲۳۴، وسندہ صحیح، زوائد المسند ۱/۱۳۶ ح ۱۱۴۳)

⑥ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ظہر مؤخر کر کے اور عصر جلدی پڑھتے تھے اور مغرب مؤخر کر کے اور عشاء جلدی پڑھتے تھے۔

(مسند احمد ۶/۱۳۵ ح ۲۵۰۳۹ وسندہ حسن، مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۴۵۷ ح ۸۲۳۸، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۴، مغیرہ بن زیاد جمہور کے نزدیک موثق اور قولِ راجح میں حسن الحدیث ہیں۔)

۲۔ آثارِ صحابہ وتابعین

① جب سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو سفر میں جلدی ہوتی تو شفق غائب ہونے کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر لیتے تھے۔ (صحیح مسلم: ۴۴/۷۰۳)

آپ کو جب (سفر میں) جلدی ہوتی تو مغرب کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے، پھر تھوڑی دیر کے بعد عشاء کی اقامت ہوتی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے۔ ان دو نمازوں کے درمیان اور عشاء کے بعد درمیانی شب تک کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔

(صحیح بخاری: ۱۱۰۹)

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر (رضی اللہ عنہ) جب سفر کرتے تو ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھتے تھے، ایک کو مؤخر کرتے اور دوسری کو معجّل (جلدی) کر کے پڑھ لیتے تھے۔ (الاوسط لابن المنذر ۲/۴۲۸ ث ۱۱۵۴، وسندہ صحیح)

② ابو عثمان عبدالرحمٰن بن مل النہدی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں اور (سیدنا) سعد بن مالک (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) اکٹھے جا رہے تھے، ہمیں حج کی جلدی تھی لہٰذا ہم ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر رہے تھے۔ ایک کو مقدم اور دوسری کو مؤخر کر دیتے تھے۔

(شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۶، وسندہ حسن)

③ عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں حج میں (سیدنا) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، آپ ظہر مؤخر کر کے اور عصر جلدی پڑھتے تھے، مغرب مؤخر کر کے اور عشاء جلدی پڑھتے تھے اور صبح کی نماز روشنی میں پڑھتے تھے۔

(شرح معانی الآثار ۱/۱۶۶، وسندہ حسن)

تنبیہ: مرفوع احادیث اور جمہور آثارِ صحابہ وتابعین سے ثابت ہے کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنی چاہیئے اور یہی افضل ہے۔

④ سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سفر میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۴۵۷ ح ۸۲۳۵ وسندہ صحیح)

⑤ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ایک قول کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تم سفر میں ہو اور منزل سے دور ہو اور جلدی بھی ہو تو (دو نمازیں) جمع کر کے سفر شروع کرو۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۱۶۴، وسندہ صحیح، الاوسط لابن المنذر ۲/۴۲۳)

⑥ ابوالشعثاء جابر بن زید رحمہ اللہ سفر میں دو نمازیں جمع کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۴۵۷ ح ۸۲۳۷ وسندہ حسن)

⑦ عطاء بن ابی رباح کے نزدیک سفر میں ظہر اور مغرب کی نمازوں میں تاخیر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۴۵۸ ح ۸۲۴۲ وسندہ صحیح)

⑧ امام ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ نے سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے سفر میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے..... (الموطأ ۱/۱۴۵ ح ۳۳۰ وسندہ صحیح، السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۱۶۵)

⑨ زید بن اسلم، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، محمد بن المنکدر اور ابوالزناد رحمہم اللہ ظہر وعصر کی نمازیں (سفر میں) جمع کر لیتے تھے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۱۶۵، ۱۶۶، وسندہ حسن)

⑩ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو جب جلدی ہوتی تو سفر میں دو نمازیں جمع کر لیتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۴۵۸ ح ۸۲۴۱ وسندہ حسن)

روایتِ مذکورہ میں سعید بن ایاس الجریری کے شاگرد ابواسامہ حماد بن اسامہ کا ان سے سماع اختلاط سے پہلے کا ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ان کی روایت سے پتا چلتا ہے۔
دیکھئے الکواکب النیرات (ص ۱۸۶، ۱۸۵)

روایاتِ مذکورہ اور آثارِ صحابہ وتابعین سے ثابت ہوا کہ سفر میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا

جائز ہے۔

۳۔ جمع تاخیر

جمع تاخیر کا مطلب یہ ہے کہ نمازِ ظہر کو مؤخر کر کے عصر کے وقت میں پڑھا جائے اور اس کے فوراً بعد یا کچھ دیر بعد عصر کی نماز پڑھی جائے۔

① سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر کر دیتے، پھر دونوں نمازیں جمع کر لیتے تھے....الخ

(صحیح بخاری:۱۱۱۱، صحیح مسلم:۷۰۴)

② سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سفر میں شفق غائب ہونے سے ایک گھڑی بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۶۰/۳، وسندہ صحیح)

شفق غائب ہونے کے بعد ستارے اچھی طرح نظر آنے لگے تھے۔

دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی (۱۶۰/۳، ۱۶۱، وسندہ صحیح، سنن ابی داود: ۱۲۱۷)

معلوم ہوا کہ جمع تاخیر جائز ہے۔

۴۔ جمع تقدیم

① امام قتیبہ بن سعید الثقفی بیان کرتے ہیں: ''**حدثنا ليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الطفيل عامر بن واثلة عن معاذ أن النبي ﷺ كان في غزوة تبوك إذا ارتحل قبل زيغ الشمس أخّر الظهر حتى يجمعها إلى العصر يصليها جميعًا، وإذا ارتحل بعد زيغ الشمس صلّى الظهر والعصر جميعًا ثم سار ...**''

ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ ابوالطفیل عامر بن واثلہ (رضی اللہ عنہ) سے وہ معاذ (بن جبل رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں زوالِ شمس سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو مؤخر کر کے عصر کے ساتھ دونوں نمازیں جمع کرتے تھے اور اگر زوالِ شمس کے بعد سفر کرتے تو ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے سفر شروع

کر دیتے تھے.... (مسند احمد ۵/۲۴۱، ۲۴۲ ح ۲۲۰۹۴ وسندہ صحیح، سنن ابی داود: ۱۲۲۰)

اس حدیث کے سارے راوی ثقہ وصدوق ہیں اور کوئی علتِ قادحہ موجود نہیں ہے۔

اسے درج ذیل علماء نے صحیح وحسن قرار دیا ہے:

۱: ترمذی (سنن الترمذی: ۵۵۳ وقال: ''حسن غریب'')

امام ترمذی یہ حدیث بیان کر کے فرماتے ہیں:

''و بهذا الحديث يقول الشافعي و أحمد و إسحاق يقولان :لا بأس أن يجمع بين الصلوتين فى السفر في وقت إحداهما '' اسی حدیث کے مطابق (امام) شافعی فتویٰ دیتے تھے، احمد (بن حنبل) اور اسحاق (بن راہویہ) دونوں کہتے تھے: سفر میں دونوں نمازوں کے اوقات میں سے کسی کے وقت میں (مثلاً ظہر کے وقت میں عصر اور عصر کے وقت میں ظہر) دو نمازیں جمع کرنا جائز ہے۔ (ص ۱۴۵ ح ۵۵۴)

۲: ابن حبان (صحیح ابن حبان، الاحسان: ۱۴۵۶، دوسرا نسخہ: ۱۴۵۸)

۳: ابن القیم (اعلام الموقعین ۲/۴۲۲ وقال: ''وإسناده صحيح وعلته واهية'' دوسرا نسخہ ص ۵۹۵ مثال: ۷۲)

ان کے مقابلے میں ابو حاتم الرازی نے اسے معلول قرار دیا ہے۔

دیکھئے علل الحدیث (۱/۹۱ ح ۲۴۵)

ابو عبداللہ الحاکم نے معلول ہونے کا رد کرتے ہوئے اسے شاذ اور موضوع قرار دیا ہے۔

دیکھئے معرفۃ علوم الحدیث (ص ۱۲۰ ح ۲۹۱، ۲۹۴)

موضوع کے حکم کی تائید کے لئے حاکم نے ابوالحسن محمد بن موسیٰ بن عمران الفقیہ سے نقل کیا ہے کہ ہمیں محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے فرمایا: میں نے صالح بن حفصویہ النیسابوری جو صاحبِ حدیث تھے، سے سنا، میں نے محمد بن اسماعیل البخاری سے سنا: میں نے قتیبہ بن سعید سے کہا: آپ نے یہ حدیث کس کے ساتھ مل کر لکھی ہے؟ انھوں نے کہا: خالد المدائنی کے ساتھ۔ بخاری نے کہا: خالد المدائنی محدثین کی کتابوں میں حدیثیں لکھ کر داخل کر دیتا تھا۔ (معرفۃ علوم الحدیث للحاکم نسخہ جدیدہ ص ۳۷۹)

اس تجریحی قصے کا پہلا راوی محمد بن موسیٰ بن عمران الفقیہ الصیدلانی فہم کے باوجود مغفل تھا۔
دیکھئے لسان المیزان (۴۰۲/۵، دوسرا نسخہ ۵۷۲/۶) اور تاریخ نیسابور طبقۃ شیوخ الحاکم، جمع وتحقیق مازن البیروتی (ص ۴۹۱)

اس قصے کا دوسرا راوی صالح بن حفصویہ نامعلوم ہے؟ لہٰذا یہ قصہ امام بخاری سے ثابت ہی نہیں ہے اور قتیبہ بن سعید جیسے ثقہ حافظ امام کے بارے میں یہ سمجھنا کہ خالد المدائنی (متروک) نے ان کی کتاب میں اضافہ کردیا تھا اور انھیں پتا بھی نہ چلا، سرے سے مردود ہے۔
خلاصہ یہ کہ درج بالا حدیث صحیح ہے اور نیموی تقلیدی کا آثار السنن (ح ۸۵۴) میں اسے ''**حدیث ضعیف جدًا**'' کہنا غلط و باطل ہے۔

تنبیہ: روایتِ مذکورہ کے سارے راوی ثقہ ہیں۔ دیکھئے کتب اسماء الرجال اور تقریب التہذیب وغیرہ۔ سنن ابی داود (۱۲۲۰) میں امام قتیبہ کی بیان کردہ روایت پر کوئی جرح مذکور نہیں بلکہ صرف یہ لکھا ہوا ہے کہ اس حدیث کو صرف قتیبہ اکیلے نے بیان کیا ہے۔ عرض ہے کہ قتیبہ ثقہ ثبت ہیں۔ (تقریب التہذیب: ۵۵۲۲)
صحیحین میں ان کی روایتیں کثرت سے موجود ہیں لہٰذا ان کا تفرد چنداں مضر نہیں ہے۔

④ بارش میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جمع تقدیم بھی ثابت ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ (ان شاء اللہ) اسی پر قیاس کرتے ہوئے اور امام قتیبہ کی بیان کردہ حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے سفر میں جمع تقدیم بھی جائز ہے۔

۵۔ جمع صوری

ظہر کی نماز کو ظہر کے آخری وقت میں اور عصر کی نماز کو عصر کے اول وقت میں پڑھنا جمع صوری کہلاتا ہے۔ اس کے جائز ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً و مرفوعاً دونوں طرح جمع صوری کا ثبوت ملتا ہے۔
دیکھئے سنن ابی داود (۱۲۱۲، وسندہ صحیح)
خلاصۃ التحقیق یہ ہے کہ سفر میں جمع بین الصلوٰتین کی تینوں قسمیں: جمع تاخیر، جمع تقدیم اور جمع

صوری پر عمل کرنا جائز ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا سفر اور حضر میں دو نمازیں جمع کی جا سکتی ہیں اور یہ کیسے جمع ہوں گی؟ انھوں نے فرمایا: ظہر کو مؤخر کیا جائے تا کہ عصر کا اول وقت داخل ہو جائے تو اُتر کر دونوں نمازیں جمع کر لی جائیں اور اسی طرح مغرب کو مؤخر کیا جائے گا۔ اگر جمع تقدیم کر لے تو میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام اسحاق بن راہویہ نے فرمایا: جس طرح (امام) احمد نے کہا ہے بات اسی طرح ہے سوائے: میرے خیال میں کے، یعنی یہی بات یقیناً صحیح ہے۔ دیکھئے مسائل احمد و اسحاق روایۃ اسحاق بن منصور الکوسج (۱۲۳/۱، فقرہ: ۱۶۴) اور سنن الترمذی (۵۵۴)

''تو اُتر کر'' کے الفاظ سے معلوم ہوا کہ جمع بین الصلوٰتین کا تعلق حضر کے ساتھ نہیں بلکہ سفر کے ساتھ ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ بھی سفر میں جمع بین الصلاتین کے قائل تھے۔

دیکھئے کتاب الام (۷۷/۱) اور سنن الترمذی (۵۵۴)

۶۔ بارش میں دو نمازوں کا جمع کرنا

① سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں، نہ خوف تھا اور نہ بارش تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے فرمایا: آپ کا ارادہ یہ تھا کہ اُمت کو حرج نہ ہو۔ (صحیح مسلم: ۷۰۵، ترقیم دار السلام: ۱۶۳۲)

اس حدیث کے مفہوم سے معلوم ہوا کہ بارش اور حالتِ خوف میں دو نمازیں جمع کرنا جائز ہے ورنہ اس روایت میں ان کی نفی کی ضرورت کیا تھی؟

② صحیح بخاری کی ایک روایت کے راوی امام ایوب السختیانی رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ ہو سکتا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بارش میں جمع کی ہو۔ دیکھئے صحیح بخاری (۵۴۳)

③ جب بارش میں امراء مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرتے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان

کے ساتھ جمع کر لیتے تھے۔ (الموطأ للامام مالک ۱/۱۴۵ ح ۳۲۹، وسندہ صحیح)

نافع سے روایت ہے کہ ہمارے حکمران جب بارش والی رات مغرب کی نماز لیٹ کرتے اور عشاء کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے جلدی پڑھتے تو ابن عمر (رضی اللہ عنہ) ان کے ساتھ پڑھ لیتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، قاسم (بن محمد بن ابی بکر) اور سالم (بن عبداللہ بن عمر) کو میں نے دیکھا ہے وہ ایسی رات میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لیتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۲۳۴ ح ۶۲۶۶ وسندہ صحیح)

اس اثر سے معلوم ہوا کہ بارش میں جمع تقدیم بھی جائز ہے کیونکہ شفق غائب ہونے سے پہلے نمازِ عشاء کا وقت داخل ہی نہیں ہوتا۔

④ بارش والی رات میں سعید بن المسیب رحمہ اللہ حکمرانوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر لیتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۲۳۴ ح ۶۲۶۷ وسندہ حسن)

⑤ ابان بن عثمان (بن عفان)، عروہ بن الزبیر، ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بارش والی رات مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر لیتے تھے اور کوئی بھی اس (عمل) کا رد نہیں کرتا تھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۲۳۴، ۲۳۵ ح ۶۲۶۸ وسندہ صحیح)

⑥ ابومودود عبدالعزیز بن ابی سلیمان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے بارش والی رات ابوبکر بن محمد کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۲۳۵، ۶۲۶۹، وسندہ حسن)

تنبیہ: بعض لوگ شرعی عذر کے بغیر حضر (اپنے گھر، گاؤں اور شہر) میں دو نمازیں جمع کرتے رہتے ہیں، یہ عمل کتاب وسنت سے ثابت نہیں ہے بلکہ سراسر مخالف ہے لہٰذا ایسے امور سے ہمیشہ اجتناب کرنا چاہیے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ کے اقوال ''آپ کا ارادہ تھا کہ امت کو حرج نہ ہو'' سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ حالتِ عذر میں رفعِ حرج کے لئے جمع بین الصلوٰتین جائز ہے ورنہ ہر نماز کو اس کے اپنے وقت پر پڑھنا ہی فرض ہے۔ **وما علینا إلا البلاغ**